1۔ اپنی مدد آپ

سر سید احمد خان

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پُشتوں	نسلوں	فیلسوفوں	فلسفہ جاننے والے۔ دانشمندوں
پنسال۔ پن سال	پانی نکلنے کے لئے بنا ہوا سوراخ	مارِ سرِ گنج	خزانے کا سانپ، دولت مند کنجوس
نیست و نابود	بالکل ختم کرنا۔ بنیاد مٹا دینا	استقلال	مستقل مزاج، مضبوط
حاشاوکلاّ	خدا نہ کرے، ہرگز نہیں	پُرکھوں	آباواجداد، باپ دادا

مشق

سوال نمبر 1: "اپنی مدد آپ" کو مد نظر رکھتے ہوئے دج زیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں جو تین سطور سے زیادہ نہ ہوں۔

(۱) وہ کون سا آزمودہ مقولہ ہے جس میں انسانوں اور قومون کی ترقی کا تجربہ جمع ہے؟

جواب: "خدا ان کی مدد کرتا ہے، جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں۔ یہ ایک نہایت عمدہ اور آزمودہ مقولہ ہے۔ اس چھوٹے سے فقرے مین اندانون کا قور قوموں کا اور نسلوں کا تجربہ جمع ہے۔ ایک شخص میں اپنی مدد کرنے کا جوش اس کی سچی ترقی کی بنیاد ہے اور جبکہ یہ جوش بہت سے شخصوں میں پایا جاوے، تو وہ قومی ترقی اور قومی طاقت اور مضبوطی کی جڑ ہے۔

(۲) سرسید کے خیال میں کون سی قوم ذلیل و بے عزت ہو جاتی ہے؟

جواب: کسی شخص کے لیے یا کسی گروہ کے لیے کوئی دوسرا کچھ کرتا ہے، تو اس شخص میں سے یا اس گروہ میں سے وہ جوش، اپنی آپ مدد کرنے کا کم ہو جاتا ہے اور ضرورت اپنی آپ مدد کرنے کیم اس کے دل سے مٹری جاتی ہے اور اسی کے ساتھ غیرت جو ایک نہایت عمدہ قوت، انسان میں ہے اور اسی کے ساتھ عزت جو اصلی چمک دمک انسان کی ہے ازکود جاتی رہتی ہے اور جبکہ ایک قوم کی قوم کا یہ حال ہو، تو وہ ساری قوم دوسری قوموں کی آنکھ میں ذلیل اور بےعزت ہو جاتی ہے

(۳) نیچر کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: نیچر کا قاعدہ ہے کہ جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے، یقینا اس کے موافق اس کے قانون اور اسی کے مناسب حال گورنمنٹ ہوتی ہے، جس طرح کہ پانی خود اپنی پنسال میں آجاتا ہے، اسی طرح عمدہ رعایا پر عمدہ حکومت ہوتی ہے اور جاہل و خراب و ناترتیب یافرہ رعایا پرویسی ہی اکھڑا حکومت کرنی پڑتی ہے۔

(۴) قومی ترقی کن خوبیوں کا مجموعہ ہے؟

جواب: قومی ترقی مجموعہ ہے: شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمانداری، شخصی ہمدردی کا۔

(۵) قومی تنزلی کن برائیوں کا مجموعہ ہے؟

جواب: قومی تنزلی مجموعہ ہے: شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی خود غرضی اور شخصی برایوں کا۔ ناتہذبی اور بد چلنی جو اخلاقی و تمدنی یا باہمی معاشرات کی بدیوں میں شمار ہوتی ہے، در حقیقت وہ خود اسی شخص کی آوارہ زندگی کا نتیجہ ہے۔

(٦) بیرونی کوشش سے برائیوں کو ختم کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: اگر ہم چاہیں کہ بیرونی کوشش سے ان برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں اور نیست و نابود کر دیں، تو یہ برائیاں کسی اور نئی صورت میں اس سے بھی زیادہ زور و شور سے پیدا ہو جائیں گی۔ جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کی حالتوں کو ترقی نہ دی جاوے۔

(٧) سرسید کے خیال میں اصلی غلام کون ہے؟

جواب: درحقیقت وہ شخص اصل غلام ہے جو بداخلاقی خود غرضی؛ جہالت اور شرارت کا مطیع اور اپنی خودغرضی کی غلامی میں مبتلا اور قومی ہمدردی سے بے پرواہ ہے۔

(٨) دنیا کی معزز قوموں نے کس خوبی کی وجہ سے عزت پائی؟

جواب: بڑا سچا مسئلہ اور نہایت مضبوط جس سے زیادہ دنیا کی معزز قوموں نے عزت پائی ہے، وہ اپنی آپ مدد کرنا ہے۔

(٩) ولیم ڈراگن کے اُصول کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: ولیم ڈراگن نے ڈبلن کی نمائش گاہ دستکاری میں کہا تھا کہ: "جس وقت میں آزادی کا لفظ سنتا ہوں، اسی وقت مجھ جکو میرا ملک اور میرے شہر کے باشندے یاد آتے ہیں۔ ہم اپنی آزادی کے لیے بہت سی باتیں سنتے آئے ہیں مگر میرے دل میں بہت بڑا مضبوط یقین ہے کہ ہماری محنت، ہماری آزادی، ہمارے اوپر منحصر ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اگر ہم محنت کیے جاویں اور اپنی قوتوں کو ٹھیک طور پر استعمال کریں تو اس سے زیادہ ہم کو کوئی موقع یا آئندہ کی کوئی توقع اپنی بہتری کے لیے نہیں ہے استقلال اور محنت کامیابی کا بڑا زریعہ ہے اگر ہم دلی ولولے اور محنت سے کام کیے جائیں گے تو مجھے پورا یقین ہے

(۱۰) کون سی خوبی آدمی کو معزز اور قابل ادب بناتی ہے؟

جواب: لارڈ بیکن کا نہایت عمدہ قول ہے: "کہ علم سے عمل نہیں آجاتا، علم کو عمل میں لانا، علم کو عمل سے باہر اور علم سے برتر ہے اور مشاہدہ آدمی کی زندگی کو درست اور اس کے علم کو با عمل، یعنی اس کے برتاو میں کر دیتا ہے" علم کی بہ نسبت عمل اور سوانح عمری کی بہ نسبت عمدہ چال چلن، آدمی کو زیادہ تر معزز اور قابل ادب بناتا ہے۔

سوال نمبر2:"اپنی مدد آپ" کے متن کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے درست جواب کے شروع مین (✓) کا نشان لگائیں۔

(۱) خُدا اُن کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں، یہ ایک نہایت عمدہ اور آزمودہ:

(الف) کہاوت ہے (ب) مقولہ ہے ✓

(ج) ضرب المثل ہے (د) محاورہ ہے

(۲) ایک شخص میں اپنی مدد کرنے کا جوش اس کی سچی:

(الف) تنزلی کی بنیاد ہے (ب) شہرت کی بنیاد ہے

(ج) عزت کی بنیاد ہے (د) ترقی کی بنیاد ہے ✓

سوال نمبر3: سبق "اپنی مدد آپ" کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل جملے مکمل کریں۔

جواب:

(الف) خُدا اُن کی مدد کرتا ہے جو <u>اپنی مدد آپ</u> کرتے ہیں۔

(ج) قوم شخصی حالتوں کا مجموعہ ہے۔

(د) قوم کی سچی ہمدردی اور سچی خیر خواہی کرو۔

(ہ) ہم لوگوں کے یہ خیال ہیں کہ کوئی خضر ملے۔

سوال نمبر4: سبق "اپنی مدد آپ" کا مرکزی خیال لکھیں جو پانچ جملوں سے زیادہ نہ ہو۔

جواب: سر سید کے مطابق "خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں" جس قوم کے لوگ اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے خود محنت کرتے ہیں اور اپنی مدد آپ کرتے ہیں وہ عزت پاتے ہیں۔ دنیا میں وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جن کو اپنے زور بازو پر بھروسہ ہوتا ہے اور جن کی قوتِ ارادی مضبوط ہے۔ کیونکہ قومی ترقی شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمان داری اور شخصی ہمدردی کا مجموعہ ہوتی ہے۔ "اپنی مدد آپ" کے جذبے کو پہچاننا اور اسے برتنا ہی دراصل کسی فرد واحد یا پوری قوم کو تمام عالم مین معزز بنا سکتا ہے۔ اس کے برعکس جس قوم کے لوگ خود محنت چھوڑ کر حکومت کے آسرے پر زندگی گزارتے ہیں وہ زلیل و خوار اور بے عزت ہو جاتے ہیں۔ اِن خصوصیات کے بغیر تنزلی قوم کا مقدر بن جاتی ہے۔

سوال نمبر5: سر سید کے مضمون "اپنی مدد آپ" کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: "اپنی مدد آپ" کے عنوان کے تحت سر سید کا یہ مضمون اُن کے اصلاحی مضامین میں سے ایک ہے جو اُن کی تصنیف "مقالات سر سیّد" سے لیا گیا ہے۔ سر سید اپنے اس مضمون میں لکھتے ہیں کہ "خُدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں"۔ یہ ایک نہایت عمدہ اور آزمودہ مقولہ ہے۔ اس چھوٹے سے فقرے میں انسانوں کا اور قوموں کا اور نسلوں کا تجربہ جمع ہے۔ ایک شخص میں اپنی مدد کرنے کا جوش اس کی سچی ترقی کی بنیاد ہے اور جبکہ یہ جوش بہت سے شخصوں میں پایا جاوے، تو وہ قومی ترقی اور قومی طاقت اور مضبوطی کی جڑ ہے۔

کسی شخص کے لیے یا کسی گروہ کے لیے کوئی دوسرا کچھ کرتا ہے، رو اس شخص میں اسے یا اس گروہ میں سے وہ جوش، اپنی آپ مدد کرنے کا کم ہو جاتا ہے اور ضرورت اپنی آپ مدد کرنے کی، اس کے دل سے ہٹتی جاتی ہے اور اسی کے ساتھ غیرت جو ایک نہایت عمدہ قوت، انسان میں ہے اور اسی کے ساتھ عزت جو اصلی چمک دمک انسان کی ہے از خود جاتی رہتی ہے اور جبکہ ایک قوم کی قوم کا یہ حال ہو، تو سہ ساری قوم دوسری قوموں کی آنکھ میں ذلیل اور بے عزت ہو جاتی ہے۔

نیچر کا قاعدہ ہے کہ جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے، یقیناً اس کے موافق اس کے قانون اور اسی کے مناسب حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔ جس طرح کہ پانی خود اپنی پنسال (پانی نکلنے کے لیے بنا ہوا سوراخ) میں آجاتا ہے، اسی طرح عمدہ رعایا پر عمدہ حکومت ہوتی ہے اور جاہل و خراب و ناترتیب یافتہ رعایا پر ویسی ہی اکھڑ حکومت کرنی پڑتی ہے۔

قومی تنزلی مجموعہ ہے: شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی خود غرضی اور شخصی برایوں کا۔ ناتہذیبی اور بد چلنی جو اخلاقی و تمدنی یا باہمی معاشرات کی بدیوں میں شمار ہوتی ہے، در حقیت وہ خود اسی شخص کی آوارہ زندگی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ بیرونی کوشش سے ان برایوں کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں اور نیست و نابود کر دیں، تو یہ برایاں کسی اور نئی صورت میں اس سے بھی زیادہ زور شور سے پیدا ہو جائیں گی۔ جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کی حالتوں کو ترقی نہ دی جاوے۔

در حقیقت وہ شخص اصل غلام ہے جو بد اخلاقی خود غرضی، جہالت اور شرارت کا مطیع اور اپنی خود غرضی کی غلامی میں مبتلا اور قومی ہمدردی سے بے پرواہ ہے۔ بڑا سچا مسلہ اور نہایت مضبوط جس سے زیادہ دنیا کی معزز قوموں سے عزت پائی ہے، وہ اپنی آپ مدد کرنا ہے۔

ولیم ڈراگن نے ڈبلن کی نمائش گاہ دستکاری میں کہا تھا کہ: "جس وقت میں آزادی کا لفظ سنتا ہوں، اسی وقت مجھ کو میرا ملک اور میرے شہر کے باشندے یاد آتے ہیں۔ ہم اپنی آزادی کے لیے بہت سی باتیں سنتے آئے ہیں مگر میرے دل میں بہت بڑا مضبوط یقین ہے کہ ہماری محنت، ہماری آزادی، ہمارے اوپر منحصر ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اگر ہم محنت کیے جاویں اور اپنی قوتوں کو ٹھیک طور پر استعمال

کامیابی کا بڑا زریعہ ہے اگر ہم دلی ولولے اور محنت سے کام کیے کا یں گے تو مجھے پورا یقین ہے کہ تھوڑے زمانے میں ہماری حالت بھی ایک عمدہ قوم کی مانند آرام و خوشی و آزادی کی ہو جاوے گی"۔

لارڈ بیکن کا نہایت عمدہ قول ہے: "کہ علم سے عمل نہیں آجاتا، علم کو عمل میں لانا، علم کو عمل سے باہر اور علم سے برتر ہے اور مشاہدہ آدمی کی زندگی کو درست اور اس کے علم کو با عمل، یعنی اس کے برتاو میں کر دیتا ہے" علم کی بہ نسبت عمل اور سوانح عمری کی بہ نسبت عمدہ چال چلن، آدمی کو زیادہ تر معزز اور قابل ادب بناتا ہے۔ اپنی مدد آپ کا عمل ہی انسان کو معزز اور قابلِ احترام ہستی بناتا ہے اور اس کے طور طریقوں کو سنوارتا ہے، دنیا میں یہی کامیابی کی کنجی ہے۔

سوال نمبر6: سیاق و سباق کے حوالے سے درج ذیل اقتباس کی تشریح لکھیں۔

قومی ترقی مجموعہ ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حالتوں کو ترقی نہ کی جاوے۔

قومی ترقی مجموعہ ہے: شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمانداری، شخصی ہمدردی کا۔ اسی طرح قومی تنزلی مجموعہ ہے: شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی، شخصی خود غرضی، اور شخصی برایوں کا۔ ناتہذیبی اور بدچلنی جو اخلاقی ع تمدنی یا باہمی معاشرت کی بدیوں میں شمار ہوتی ہے، در حقیقت وہ خود اسی شخص کی آوارہ زندگی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ بیرونی کوشش سے ان برایوں کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں اور نیست و نابود کریں، تو یہ برایاں کسی اور نئی صورت میں اس سے بھی زیادہ زور و شور سے پیدا ہو جاویں گی۔ جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کی حالتون کو ترقی نہ دی جاوے۔

جواب: حوالہ متن:

"اپنی مدد آپ" کے عنوان کے تحت سر سید کا یہ مضمون اُن کے اصلاحی مضامین میں سے ایک ہے جو اُن کی تصنیف "مقالات سر سیّد" سے لیا گیا ہے۔ اپنی مدد آپ کا عمل ہی انسان کو معزز اور قابلِ احترام ہستی بناتا ہے اور اس کے طور طریقوں کو سنوارتا ہے، دنیا میں یہی کامیابی کی کنجی ہے۔

سبق کا نام: اپنی مدد آپ

مصنف کا نام: سر سید احمد خان

سیاق و سباق کا حوالہ:

سر سیّد اپنے اس مضمون میں لکھتے ہیں کہ "خُدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں"۔ یہ ایک نہایت عمدہ اور آزمودہ مقولہ ہے۔ اس چھوٹے سے فقرے میں انسانوں کا اور قوموں کا اور نسلوں کا تجربہ جمع ہے۔ ایک شخص میں اپنی مدد کرنے کا جوش اس کی سچی ترقی کی بنیاد ہے اور جبکہ یہ جوش بہت سے شخصوں میں پایا جاوے، تو وہ قومی ترقی اور قومی طاقت اور مضبوطی کی جڑ ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں سر سید احمد خان اپنی قوم کو ترقی اور زوال کے اسباب سے آگاہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کسی قوم کی ترقی دراصل افراد کی ذاتی محنت، عزت، ایمانداری اور ہمدردی پر مبنی ہوتی ہے جبکہ قوم کے زوال کی اصل وجہ افراد کی ذاتی سُستی، بے عزتی، بیماری، خودغرضی اور اخلاقی بُرائیاں ہیں۔ ان برائیوں کے خاتمے کے لیے اگر ہم کسی بیرونی طاقت کا سہارا لے کر انہیں جڑ سے اکھاڑ بھی لیں تو یہ برائیاں کسی نہ کسی شکل میں ہمارے معاشرے میں پھیلتی رہیں گی۔ ان برائیوں کو بیرونی مدد کی بجائے ہم

اپنے ذاتی چال چلن اور اچھے اخلاق کو استعمال کر کے آسانی سے ختم کر سکتے ہیں۔ جب قوم کا ہر فرد مہذب اور اخلاق حسنہ کا مالک ہو گا تو ملک خود بخود ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

محاورہ اور روزمرہ:

جب دو یا دو سے زیادہ الفاظ حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوں تو وہ محاورہ کہلاتا ہے۔ مثلاً آنکھیں دِکھانا، آنکھوں سے گرانا، آنکھیں بچھانا، نو دو گیارہ ہونا اور تارے گننا وغیرہ۔ روزمرہ اہل زبان کے بول چال کا نام ہے۔ روزمرہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ محاورہ قواعد کی حدود میں آتا ہے جب کہ روزمرہ قواعد سے بالاتر ہوتا ہے۔ اسی طرح محاورے میں تبدیلی نہیں ہوتی جب کہ روزمرہ اہل زبان کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔